مولانا محمد جہان یعقوب

خلیفہ راشد سیدنا علی حیدر کرار کرم اللہ وجہہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی علی، کنیت ابوالحسن وابوتراب، القاب اسداللہ الغالب، الحیدر اور المرتضیٰ ہیں، یہ تمام القاب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سید کونین ﷺ نے مختلف مواقع پر مرحمت فرمائے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت عام الفیل کے 7 برس بعد ہوئی، جبکہ بعثت نبوی ﷺ کا دسواں سال تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش کے معزز ترین خاندان بنوہاشم سے تھا، آپ نہ صرف حضور اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی، بلکہ آپ ﷺ کے پروردہ بھی تھے، بچپن میں ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابوطالب نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بھتیجے حضور سید کونین ﷺ کے سپرد کردیا تھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار سابقین الاولین کی صف اول میں ہے، اسلام قبول کرنے والے بچوں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا نمبر ہے، جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف 8 یا 10 برس تھی۔ آپ کو ہجرت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ہجرت مدینہ کے موقع پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ کے حسب ارشاد لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کر کے وسط ربیع الاول 13 نبوی میں مدینہ منورہ پہنچے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے مہاجرین وانصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دینی بھائی بنایا تھا۔

رجب 2 ہجری میں سرور کونین ﷺ نے 21 یا 24 سال کی عمر میں اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح کیا، اس وقت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 16 یا 19 برس تھی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بہادر، جری اور دلیر تھے۔ ذیل میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چیدہ چیدہ جہادی کارنامے ذکر کیے جاتے ہیں:

......غزوہ بدر (2ھ) میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش کے دوسرکردہ رہنماؤں ولید بن عقبہ اور شیبہ بن ربیعہ کو قتل کیا۔

......غزوہ احد (3ھ) میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر اسلام کے میمنہ (دائیں حصے) کے امیر تھے، حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد علم آپ کے ہاتھ میں آیا، کفار کے علمبردار ابوسعید بن طلحہ کی دعوت مبارزت

* ریسرچ اسکالر جامعہ بنوریہ عالمیہ، سائٹ ایریا کراچی

کے نتیجے میں اس کا بے جگری سے مقابلہ کیا اور اس کو واصل جہنم کر کے دم لیا۔ اسی جنگ میں متعدد مشرکین کے علاوہ کفار کے چوٹی کے رہنما ابوالحکم کو بھی موت کے گھاٹ اتارا۔ جب گھاٹی پر متعین تیر اندازوں کی غلط فہمی سے جیتی ہوئی بازی ہارنے کا خطرہ پیدا ہوا تو جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میدان میں ثابت قدم رہے، ان میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر پڑے تھے، تو حضور اقدس ﷺ کو سہارا دینے والے آپ اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ جنگ کے اختتام پر حضور نبی کریم ﷺ کے خون کو صاف کرنے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ڈھال میں پانی بھر کر لاتے جاتے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زخم کو دھوتی جاتی تھیں۔

......غزوہ بنونظیر (4ھ) میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں لشکر اسلام کا علم تھا۔......

غزوہ خندق (5ھ) میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبیلہ بنو عامر کے مشہور جنگجو عمرو بن عبدود کو، جو اکیلا ایک ہزار سواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا، قتل کیا۔ اسی سال غزوہ خندق میں بدعہدی کرنے والوں کی سرکوبی کے لیے جو دستے بھیجے گئے، ان کے علمبردار بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

......صلح حدیبیہ (6ھ) میں صلح نامہ لکھنے کا شرف بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گواہ کے طور پر اس عہد نامے پر دستخط بھی فرمائے۔

......غزوہ خیبر (7ھ) میں خیبر کے 12 قلعوں میں سے ایک قلعہ حصن القموص کی فتح میں شدید دشواریاں پیش آئیں، بالآخر یہ قلعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوا، اسی معرکے میں مرحب نامی مشہور جنگجو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں اپنے انجام بد سے دوچار ہو کر جہنم واصل ہوا۔

......فتح مکہ (8ھ) میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحکم نبوی ﷺ ایک کافر کو قتل کیا۔ اسی سال غزوہ حنین میں جب بنوہوازن کے یکدم حملہ آور ہونے سے بھگدڑ مچ گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثابت قدم رہے اور جانثاری سے شجاعت کے جوہر دکھائے۔

......غزوہ تبوک (8ھ) میں حضور اقدس ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خانگی معاملات اور کچھ انتظامی امور کی نگرانی کے حوالے سے مدینہ منورہ میں قیام کرنے اور جنگ میں حصہ نہ لینے کا حکم دیا، جسے تعمیل حکم میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول فرمالیا، ورنہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتی خواہش جنگ میں بنفس نفیس شریک ہونے کی تھی۔ اسی موقع پر آپ ﷺ نے یہ جملے ارشاد فرمائے: اے علی! کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم میری طرف سے اسی مرتبے پر ہو، جس مرتبے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے حضرت ہارون علیہ السلام تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

......حج (9ھ) میں چند خاص اعلانات کے لیے حضور اکرم ﷺ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا، واضح رہے کہ یہ حج حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت میں ہوا تھا۔

......حجۃ الوداع (10ھ) میں حضور اکرم ﷺ نے 63 اونٹ تو اپنے دست مبارک سے ذبح فرمائے، جبکہ بقیہ اونٹ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذبح فرمائے۔ منیٰ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے خطبات مجمعے تک پہنچانے کے لیے معبر کے فرائض بھی انجام دیے۔

......حضور اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد خلیفہ اول بلافصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اموال خمس کی تقسیم کا متولی، اپنا مشیر اور وزیر ہی نہیں بنایا، بلکہ مرتدین کے سدباب کے لیے بھیجے جانے والے ایک دستے کا امیر بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا۔

......حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان تمام عہدوں پر برقرار رکھا اور مزید مناصب بھی عطا فرمائے، جن میں قاضی کا منصب بھی شامل تھا۔

......حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ کو سابقہ مناصب پر برقرار رکھا، حدود کے تمام فیصلے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عدالت میں ہوتے تھے۔ جمع قرآن کا کام بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے ہوا۔

......حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد 35ھ صحابہ کرام کے اتفاق رائے سے چوتھے خلیفہ راشد مقرر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پیش رو خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی پالیسیوں کو برقرار رکھا۔ خلیفہ بننے کے تیسرے روز ہی سازشی سبائی ٹولے کو بلا کر فوری طور پر مدینہ چھوڑنے کا حکم دیا۔ یوں ان کے ارادوں پر پانی پھر گیا، اسی روز سے وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی دشمن بن گئے۔ ان کی سازشوں کے نتیجے میں مسلمانوں کے درمیان جنگوں تک کی نوبت بھی آئی۔

جنگ نہروان میں خوارج کو شدید نقصان اٹھانا پڑا، اسی روز حرم مکہ میں ایک میٹنگ میں انہوں نے کبار صحابہ کرامؓ کے قتل کا منصوبہ تیار کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کی ذمہ داری عبدالرحمٰن ابن ملجم کو سونپی گئی۔ منصوبے کے مطابق 17 رمضان 40ھ میں نماز فجر کے موقع پر اس بدبخت نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے اگلے حصے پر وار کیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش مبارک خون سے رنگین ہوگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہوگئے اور 3 دن بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ مدت خلافت 4 سال 9 ماہ ہے۔

آپؓ کی تدفین کے موقع پر آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت حسنؓ نے جو خطبہ دیا، اس میں ارشاد فرمایا: لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص رخصت ہوگیا۔ جس سے نہ اگلے علم میں پیش قدمی کر سکے، نہ پچھلے اسکی برابری کر سکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے ہاتھ میں اسلام کا جھنڈا دیا کرتے تھے اور اس کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوجاتی تھی۔ اس نے چاندی سونا کچھ نہیں چھوڑا، صرف اپنے وظیفے میں سے 700 درہم ورثا کے لیے چھوڑے ہیں۔

قارئین کرام! یہ آپؓ کے زہد کی ایک ادنیٰ مثال ہے۔ دوسری طرف آپؓ کی سخاوت بھی ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ 40 ہزار دینار سالانہ تو صرف آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زکوٰۃ کی مد میں ادا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانان عالم کو اسداللہ الغالب حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆